بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۵۲۵۴

فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

لاہور پاکستان

الفضل

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ ۱ ؍

جلد ۳۴ ؍ ۲۴ ماہ تبوک ۱۳۲۶ ھش | ۹ ذیقعدہ ۱۳۶۶ ھ | ۲۴ ستمبر ۱۹۴۷ ء | نمبر ۸

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۳ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۴ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں ؀

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کمر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؀

پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات

۔۔۔ سے ۱۶ ستمبر کی تار میں ۔۔۔ سر ظفر اللہ خان نے اپنے ۔۔۔ ہے۔ کہ اگر پاکستان کے ۔۔۔ شن کے ذریعہ سے بھی نہ ۔۔۔ ستان کو بطور خود کوئی تدبیر ۔۔۔ نے کے لئے کرنی پڑے گی۔ ۔۔۔ کی تار میں بتایا گیا ہے۔ ۔۔۔ نے راشٹریہ سیوک سنگھ ۔۔۔ وں کو مخاطب کرتے ہوئے ۔۔۔ اپنے غلط رویہ پر اسی طرح ۔۔۔ نتیجہ پاکستان اور ہندوستان ۔۔۔ جنگ کی صورت میں ظاہر ۔۔۔ بھی سوچ کر بات کرنے ۔۔۔ اور سر ظفر اللہ بھی ماپ تول ۔۔۔ کے عادی ہیں۔ لیکن یہ ۔۔۔ ہے کہ دونوں کی طرف ایک ۔۔۔ ایجنسیوں نے وہ بات ۔۔۔ جس پر یقین کرنا مشکل ہے ۔۔۔ تقریر کا خلاصہ تو یہ ہے۔ ۔۔۔ لوگ بھی پاگل ہو گئے ہیں۔ ۔۔۔ کے لوگ بھی پاگل ہو گئے ۔۔۔ ہیں؛ اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ۔۔۔ یہ نکالا گیا ہے۔ کہ اگر ۔۔۔ لوگوں نے اصلاح نہ کی۔ تو پھر ۔۔۔ دستان کے درمیان ضرور ۔۔۔ ۔ اگر دونوں پاگل ہیں۔ تو ۔۔۔ ح کی گاندھی جی نے کیوں

تجویز پیش کی۔ ہندوستان جو ان کا اپنا وطن ہے۔ اور جس کی باگ ڈور ان کے شاگردوں کے ہاتھ میں ہے اسے کیوں نصیحت نہ کی۔ اسی طرح ہم نہیں سمجھ سکے۔ کہ سر ظفر اللہ نے یہ بات کس طرح کہی۔ کہ اگر U.N.O. نے توجہ نہ کی۔ تو پاکستان کو یہ معاملہ خود اپنے ہاتھوں طے کرنا ہوگا۔ کیونکہ اس قسم کے اعلان حکومتوں کے وزراء اعظم کیا کرتے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ نہ گاندھی جی نے وہ بات کہی۔ اور نہ سر ظفر اللہ نے یہ بات کہی۔ یہ صرف ان خبر رساں ایجنسیوں کی دماغی اختراع ہے۔ جنہوں نے یہ خبریں بھجوائی ہیں۔ گاندھی جی لاکھ ہندو پرور ہوں۔ ہندوانی عینک سے دیکھنے کے عادی ہوں۔ پھر بھی وہ عقل مند آدمی ہیں۔ اور وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ قصور تو دونوں کا ہے۔ لیکن پاکستان نے اصلاح نہ کی تو جنگ ہو جائے گی۔ نہ سر ظفر اللہ U.N.O. میں معاملہ پیش کرنے سے پہلے ایسی دھمکی دے سکتے ہیں۔ ہمارے نزدیک ایسے نازک دور میں خبر رساں ایجنسیوں کو بہت زیادہ احتیاط سے کام لینا چاہیئے ؀

امن قائم کرنے کے ذرائع

نئی دہلی میں ۱۹، ۲۰ ستمبر کو دو دن انڈین یونین اور پاکستان کے نمائندوں کے درمیان جو کانفرنس ہوئی ہے۔ بظاہر یہ نہایت مستحسن قدم ہے۔ جو دونوں حکومتوں نے موجودہ حالات کے متعلق اٹھایا ہے۔ اس میں دونوں حکومتوں نے اس اصول کی پرزور تائید کی ہے۔ کہ ملک میں فوری طور پر ایسے حالات پیدا کئے جانے کے لئے کوشش کی جائے کہ جس سے یہ دونوں نو آبادیوں میں اقلیتیں بے خوف و ہراس زندگی بسر کر سکیں۔ دونوں حکومتیں اس امر پر بالکل متحد اور متفق ہیں کہ نہ صرف اخلاقاً امن قائم کرنا ضروری ہے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ باہمی چپقلش دونوں کے لئے تباہی کا باعث ہوگی۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دونوں حکومتوں کے ارادے بہت نیک ہیں۔ اور اگر نیک نیتی سے ان اصولوں پر عمل کیا جائے۔ تو چند دنوں میں صورت حال بہتر ہو سکتی ہے۔ اور ملک کے طول و عرض میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ ہمیں امید کرنی چاہیئے۔ کہ دونوں حکومتیں اس معاملہ کو نہایت اہم سمجھ کر سب سے پہلے کانفرنس کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گی۔ کیونکہ اس وقت تک کوئی تعمیری کام نہیں ہو سکتا۔ جب تک یہ اطمینان نہ ہو جائے۔ کہ عوام امن سے رہنے سہنے لگے ہیں۔ اگر ملک میں بد امنی پھیل رہی ہو۔ اور لوگ ایک دوسرے کا گلا کاٹنے میں مصروف ہوں جائدادیں تباہ ہو رہی ہوں۔ ہر طرف بھاگڑ مچی ہو۔ تو کسی دوسرے کام کی طرف کس طرح توجہ ہو سکتی ہے۔ اس وقت دونوں نو آبادیوں کی تمام طاقتیں اور قوتیں ایسے کاموں میں صرف ہو رہی ہیں۔ کہ جن سے سوائے نقصان کے اور کچھ برآمد نہیں ہو سکتا۔

پہلے ہی ملک ہر طرح سے نہایت کمزور اور قحط زدہ ہو رہا تھا۔ جنگ عظیم نے دوسرے ممالک کے ساتھ ہندوستان کا بھی کچومر نکال دیا ہے۔ ابھی جنگ سے پہلے کے حالات کی بحالی کا خواب و خیال بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ اشیائے خوردنی اور دیگر روزمرہ کی ضروریات کے حصول میں کچھ بھی آسانی پیدا نہیں ہوئی تھی کہ بیٹھے بٹھائے لوگوں پر فسادات اور بد امنی کی ایسی مصیبت آ پڑی۔ کہ نہ کسی ملک کی تاریخ میں اس کی نظیر ملتی ہے۔ اور نہ شائد آئندہ مل سکے گی۔ کروڑوں ہندو مسلم اور سکھ پناہ گزین کیمپوں میں پڑے سڑ رہے ہیں۔ بچے۔ بوڑھے۔ جوان۔ تاجر۔ کاشتکار صنعت و حرفت کے ماہرین۔ مزدور۔ ملازمت پیشہ لوگ جو کسی ملک کا سرمایہ ناز ہو سکتے ہیں اور جن کے بل پر قومیں کھڑی رہتی ہیں۔ اب نہ صرف محض بے کار ہو کر رہ گئے ہیں۔ بلکہ ملک کے ذخیروں پر بار ہو رہے ہیں۔ ذرا اندازہ لگانا چاہیئے کہ اس ایک مصیبت کی وجہ سے دونوں نو آبادیوں کو کتنا نقصان پہنچا ہے۔ جو جائدادیں تباہ ہو گئیں ہیں۔ ان کی قیمت کا اندازہ اعداد و شمار سے باہر ہے۔ پھر تمام کاروبار بند ہو جانے کی وجہ سے کتنا سرمایہ ضائع ہوا ہے۔ علاوہ ازیں پناہ گزینوں پر جو خرچ اٹھ رہا ہے۔ وہ کس قدر ہے۔ کروڑوں روپوں کا تو صرف پٹرول ہی جل جاتا ہوگا۔ جو ان ٹرکوں اور لاریوں میں استعمال ہو رہا ہے۔ جو لوگوں کو ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر لے جا رہی ہیں۔ پھر پولیس اور فوج کے خرچ کا حساب لگایئے۔ لاشوں کے سڑنے اور پناہ گزینوں کی بھرمار کی وجہ سے ملک کی ہوا بالکل سانس

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی۔

پلنے کے ناقابل ہوگئی ہے۔ ڈاکٹروں اور دواؤں میں غیر معمولی خرچ ہو رہا ہے۔ الغرض اس فتنہ و فساد کی وجہ سے ملک و قوم کو جو نقصان ہو رہا ہے۔ اس کا اندازہ شمار و حساب سے باہر ہے۔

ظاہر ہے کہ اگر یہ حالات کچھ عرصہ اور جاری رہے۔ تو ملک کی مکمل تباہی میں کوئی شک و شبہ نہ رہے گا۔ اس لئے دونوں نو آبادیوں کے کرتا دھرتا لوگوں کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ نیک نیتی سے کام کریں۔ تاکہ ملک تباہی سے کسی حد تک بچ جائے۔ جو تباہی آج تک ہو چکی ہے۔ اس کی تلافی کے لئے بھی سالہا سال درکار ہیں۔ اور سنبھلنے کے لئے نہایت محنت اور جانفشانی کی ضرورت ہے۔

کانفرنس سے مطلب اگر صرف کانفرنس ہے۔ اور دونوں نو آبادیوں کی حکومتیں لوگوں کو صرف اتنا ہی دکھانا چاہتی ہیں۔ کہ وہ ان کے لئے بڑا کام کر رہی ہیں۔ تو یہ تضیع اوقات کے علاوہ خطرناک بھی ہے۔ کیونکہ اس طرح سادہ دل لوگ امن کے خیالی بہشت میں مگن ہو جاتے ہیں۔ اور چالاک غنڈے ان کو اپنا شکار بنا لیتے ہیں۔ دونوں حکومتوں کے حکام اعلیٰ کو چاہیئے۔ کہ وہ کانفرنس کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حقیقی مؤثر اقدام کریں۔ ہم اس کے لئے چند تجاویز پیش کرنا چاہتے ہیں۔

اول یہ کہ تبادلہ آبادی کے خیال کو قطعاً سر سے نکال دیا جائے۔ اور جیسا کہ گاندھی جی اور مسٹر اچاریہ کرپالانی کی بھی رائے ہے۔ اس ذمہ داری کو پوری طرح محسوس کیا جائے۔ کہ ہندوستان اور پاکستان میں تبادلہ آبادی موجودہ حالات میں ناممکن ہے۔ اور دونوں کے لئے سخت مصائب کا باعث ہے۔

دوئم۔ جو اقلیتوں کے لوگ مختلف کیمپوں میں پڑے ہیں انہیں اپنے اپنے علاقہ میں اس طرح دوبارہ آباد کیا جائے۔ کہ اقلیتوں کی مختلف مؤثر پاکٹیں بن جائیں۔ اور ان کو مسلح رہنے دیا جائے۔ تاکہ اکثریت کے سرپھرے لوگوں کو ان پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہو۔ ایسی پاکٹوں کے پاس فوجی چوکیاں اگر بنانی ضروری سمجھی جائیں تو ان کو خاص ہدایت ہو۔ کہ وہ اقلیتوں کے اندرونی معاملات میں دخل نہ دیں۔ ان کا کام صرف اتنا ہو کہ نہ تو باہر سے ان پر کسی کو حملہ کرنے دیں۔ اور نہ ان کو اپنی حدود سے باہر مسلح ہو کر آنے جانے کی اجازت ہو۔

سوم۔ جو نقصانات اقلیتوں کو اب تک پہنچ چکا ہے۔ اس کی تلافی حملہ آوروں پر اجتماعی جرمانہ اور گورنمنٹ کے خزانہ سے کی جائے۔

چہارم ایسی پاکٹوں کے نزدیک فوجی چوکیوں میں مخلوط فوج رکھی جائے۔

پنجم اگر یہ مناسب نہ سمجھا جائے کہ پاکٹوں میں رہنے والوں کو مسلح رکھا جائے۔ تو کم ازکم یہ کیا جائے۔ کہ ان کے حسب مرضی اور انہی لوگوں میں سے حفاظتی کوریں بنائی جائیں جن کو گورنمنٹ کی طرف سے فوج کی طرح پورا پورا مسلح کیا جائے۔ اور فوجی ٹریننگ دی جائے۔ یہ کوریں ان ہی سے مقرر کردہ افسروں کے ماتحت ہوں۔ جو فوج کے افسروں کے ساتھ مشورہ کر کے کام کریں۔

ششم:۔ جتنی جلدی ممکن ہو رسل و رسائل اور آمد و رفت کے ذرائع کھول دیئے جائیں۔ اور لوگوں کی توجہ معمول کاروبار کے اجراء کی طرف مبذول کرانے کے لئے آہستہ آہستہ ایسی آسانیاں پیدا کی جائیں۔ کہ حالات اپنے معمول پر آ جائیں۔

ہفتم: ایسے ضروری آرڈیننس جاری کئے جائیں جن کے رو سے ان مجرموں کو سزا دی جائے جو دوسروں کی فصلیں اور جائدادیں تباہ کریں۔ یا ان پر ناجائز قبضہ کر لیں۔ اور اس پر سختی سے عمل کیا جائے

ہشتم:۔ ایسے ٹریکٹ اور پوسٹر نہایت افراط سے شائع کر کے عوام میں تقسیم کئے جائیں۔ جن میں مختلف طریقوں اور چھوٹے چھوٹے فقروں میں امن کی ضرورت پر زور دیا جائے۔ اور لوگوں کی اجتماعی اور انفرادی زندگی میں بدامنی اور ناساوات کی وجہ سے جو اخلاقی اور اقتصادی نقصانات ہوئے ہیں۔ ان کی طرف توجہ دلائی جائے۔

نہم:۔ دونوں حکومتوں کے بڑے بڑے لیڈروں کو چاہیئے کہ اپنے بیانوں اور تقریروں کا لہجہ بالکل تبدیل کر دیں۔ اور سیاسی نکات کی بجائے اخلاقی باتوں پر زور دیں۔ بیانات گول مول الفاظ میں نہ ہوں۔ بلکہ دل سے نکلے ہوئے ہوں اور ایسے ہوں کہ جن سے مخالفین بھی مطمئن ہوں۔ اور اقلیتوں کی ڈھارس بندھانے والے ہوں۔ اپنی گورنمنٹ کی صفائی کرنے کے لئے نہ ہوں بلکہ اپنے اپنے لوگوں کے گناہوں کا صاف اعتراف کیا جائے۔ گزرے ہوئے تلخ واقعات نہ دہرائے جائیں۔ اخبارات کو خاص ہدایتیں دی جائیں۔ کہ وہ اپنا لہجہ تبدیل کر لیں۔ اور امن کے قیام میں مدد دیں۔

ہمیں امید ہے۔ کہ اگر ان باتوں کو زیر نظر رکھ کر دونوں حکومتیں اپنے اپنے لائحہ عمل تیار کریں گی۔ تو ملک میں بہت جلد امن ہو جائے گا۔

مشرقی پنجاب کے وزراء سے جماعت احمدیہ کے وفد کی ملاقات

جماعت احمدیہ کا ایک وفد جو جناب نواب محمد الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر۔ جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر اور جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ پر مشتمل تھا کل جالندھر میں مشرقی پنجاب کے وزراء اعظم اور ہوم منسٹر سے ملا۔ اس ملاقات کی غرض یہ تھی کہ مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کی حفاظت کے متعلق بات چیت کی جائے۔

وزراء نے وفد کو یقین دلایا کہ مشرقی پنجاب کی حکومت کا ہرگز یہ ارادہ نہیں ہے۔ کہ مسلمانوں کو اس علاقہ سے نکال دیا جائے۔ جب ان سے یہ ذکر کیا گیا۔ کہ مقامی پولیس نے قادیان میں کرفیو لگا دیا ہے۔ اور تلاشیاں لے رہی ہے۔ تو وزرا نے جواب دیا۔ کہ کرفیو عارضی طور پر اس وجہ سے لگایا گیا تھا۔ کہ احمدیوں نے چار سکھ موضع کھارا میں جو قادیان کے نزدیک ہے ہلاک کر دیئے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جالندھر میں مشرقی پنجاب کی وزارت آج ہی شام کو اور ۲۶ ستمبر کو دہلی میں قادیان کے متعلق غور و خوض کرے گی

ہم اس جگہ یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ قادیان کے نزدیک کوئی گاؤں کھارا نامی نہیں ہے۔ اور نہ ہی احمدیوں نے کسی سکھ کو مارا ہے۔ قادیان سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ موضع کھارا پر جس میں احمدی آباد ہیں۔ اور جو قادیان سے بالکل قریب ہے۔ سکھوں نے حملہ کیا تھا۔ جس میں دونوں طرف سے گولی چلائی گئی تھی۔ اور جس کے نتیجہ میں کچھ سکھ مارے گئے تھے اور کچھ احمدی زخمی ہوئے تھے۔ اگر وزرا کا اشارہ اسی واقعہ کی طرف ہے۔ تو اس کے تو یہ معنے ہوئے کہ قادیان کو کرفیو کی سزا اس لئے دی گئی ہے کہ اس کے ایک ملحقہ گاؤں نے حملہ آوروں کے مقابلہ میں خود حفاظتی کا حق استعمال کیا تھا۔

دوسرا واقعہ جس میں کچھ سکھ مارے گئے ہیں ایک کنوائے کے ساتھ پیش آیا جو فوج کی حفاظت میں آ رہا تھا جس پر سکھوں نے حملہ کر دیا تھا۔ جب اسکاٹ والوں سے جتھے کو منتشر کرنے میں ناکام ہوئی۔ تو ناچار اسے گولی چلانا پڑی۔ جس میں چند سکھ مارے گئے۔ اگر اس واقعہ کی وجہ سے کرفیو لگایا گیا ہے۔ تو فوج کے فعل کی سزا قادیان کو دینا کسی طرح جائز نہیں۔

ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات انجمن احمدیہ مرکزیہ پاکستان لاہور

اقلیتوں کو نکال دینے کا سوال

سول ملٹری گزٹ اشاعت ۲۱ ستمبر ۱۹۴۷ء میں نئی دہلی سے آمدہ اطلاع ہے۔ کہ گاندھی جی نے فیض آباد کے ہندوؤں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ

"اس قضیہ سے میں کچھ تعلق واسطہ نہیں رکھنا چاہتا۔ کہ انڈین یونین کو لازم ہے۔ کہ وہ اپنی تمام مسلمان آبادی کو پاکستان کی طرف بھگا دے۔ جس طرح پاکستان کے مسلمان غیر مسلموں کو پاکستان سے بھگا رہے ہیں"

ہمارے خیال میں یا تو گاندھی جی نے یہ بات اس طرح نہیں کہی۔ اور یا اگر کہی ہے تو محض فیض آباد کے ہندوؤں کے سوال کے جواب میں کہی ہے۔ جن کے خیال میں پاکستان والوں نے پہلے ایسا کیا۔ لیکن جس طرح سے یہ ساری خبر رپورٹ کی گئی ہے۔ اس سے غلط فہمی لگنے کا احتمال ہے۔ کہ خود گاندھی جی کا خیال بھی یہی ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ گاندھی جی کو معلوم نہ ہو کہ

(بقیہ صفحہ ۶ پر)

183

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

صبر جیسی کوئی چیز نہیں جس سے بگڑے ہوئے کام درست ہو جائیں

"اس وقت تک صبر کرنا چاہیئے جب تک خدا تعالیٰ خود آسمان سے کوئی صورت بہبودی پیدا کر دے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ انسان اپنی کمزوری اور بے صبری سے آنے والی رحمت سے منہ پھیر لیتا ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ کے وعدے سچے ہوتے ہیں۔ وہ ضرور وقت پر اپنی تمام باتیں پوری کر دیتا ہے۔ قادر ہے اللہ کریم ہے۔ صبر ہے ایک حد تک تلخی اٹھانا موجب برکات ہے۔ مگر یہ کام بڑے خوش قسمت انسانوں کا ہے جن کو خدا تعالیٰ پر بہت بھروسہ ہوتا ہے جو کبھی تھکتے نہیں۔ آخر خدا تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے۔ وظنوا انھم کذبوا۔ یعنی ہم نے نبیوں کو وعدہ مدد اور فتح کا دیا پھر مدت تک اس وعدہ کو التوا میں ڈال دیا۔ یہاں تک کہ مومنوں نے خیال کیا کہ خدا نے جھوٹ بولا اور جھوٹا وعدہ دیا۔ اور اس کے کچھ آثار بھی ظاہر نہ ہوئے مگر آخر وقت پر وہ وعدہ پورا ہوا اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کس قدر یہ خوف کا مقام ہے کہ کچی طبیعت والوں پر یہ حالت بھی آجاتی ہے کہ وہ تھک کر خدا کے وعدے بدظنی سے دیکھنے لگتے ہیں اور جھوٹ خیال کرتے ہیں نہایت خوش قسمت وہ شخص ہیں جن میں تھک جانے کا مادہ نہیں۔ گویا ان میں پیغمبروں کی روح ہے حضرت یعقوب علیہ السلام کو قسم دے کر گواہوں کے ساتھ یہ یقین دلایا گیا تھا۔ کہ یوسفؑ کو بھیڑیا کھا گیا۔ مگر خدا کے وعدہ میں وہ شک نہ لائے اور چوبیس برس کے قریب مدت گزر گئی خدا کے وعدے نے کچھ بھی ظہور نہ کیا۔ یہاں تک کہ گھر کے لوگ بھی یعقوب کو دیوانہ کہنے لگے۔ آخر خدا کا وعدہ سچا نکلا۔ غرض سب کچھ انسان کر سکتا ہے۔ لیکن صادق مومنوں کی طرح صبر کرنا مشکل ہے۔ خاص کر بے ایمانی کی ہوا جو ہر طرف سے چل رہی ہے جس نے خدا کی طرف کو بے عزت کر دیا ہے۔ وہ اکثر دلوں سے زہریلا اثر دکھاتی ہے۔ آخر کمزور انسان تھک کر ان میں سے ایک ہو جاتا ہے۔ اور خدا سے ...... جدا ہو جاتا ہے۔ لیکن مومن کے لئے عہد شکنی سے مرنا بہتر ہے۔ مومن کا خدا کے ساتھ ایمانی عہد ہوتا ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ کا امر آ چھوڑ دیا۔ تو وہ عہد قائم نہیں رہتا پس صبر جیسی کوئی بھی چیز نہیں جس کی برکت سے بگڑے ہوئے کام درست ہو جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے۔"

(مکتوبات احمدیہ صفحہ ۔۔)

مرکزی چندہ جات کے متعلق ضروری اعلان

احباب زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کریں

جملہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان و بیرون ہند کے احمدیوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ موجودہ ناگزیر حالات کے پیش نظر سلسلہ کے اخراجات بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ مگر اس کے مقابلہ پر آمدن بہت کم ہو رہی ہے۔ اگر یہی حالت رہی تو سلسلہ کے کاموں میں نقصان کا اندیشہ ہے۔ لہٰذا تمام جماعت کے دوستوں اور عہدہ داران کی خدمت میں گذارش ہے کہ وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے پوری تندہی اور درد کے ساتھ چندہ وصول کر کے مرکز لاہور میں جلد از جلد ارسال فرما دیں۔ اگر منی آرڈر کے ذریعہ روپیہ بھیجنے کا انتظام تسلی بخش ہو اور رقم بھی معقول ہو۔ تو صدر حلقہ یا سیکرٹری مال صاحبان خود لے کر مرکز لاہور میں داخل کرا جایا کریں یا اپنی ذمہ داری پر کسی دوسرے دوست کے ذریعہ روپیہ بھجوا دیں۔ یا انسپکٹران بیت المال جمع شدہ چندہ جماعت ہائے یا مہر خود وصول کریں۔ وہ خود لے کر مرکز میں پہنچیں یا پہنچائیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق عہدہ داران جماعت ہائے کو کوشش کرنی چاہیئے کہ چندہ کی شرح میں جس قدر بھی اضافہ ہو سکے۔ کرائیں اور احباب جماعت کو موجودہ حالات کے پیش نظر زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ یہ وقت ہرگز سستی اور لاپرواہی کا نہیں ہے۔ بلکہ ہر احمدی کے ایمان اور اخلاص کے امتحان کا وقت ہے۔ جو لوگ اس وقت بھی دین کو دنیا پر حقیقی معنوں میں مقدم نہیں کریں گے۔ وہ آئندہ آنے والے خدا تعالیٰ کے فضلوں کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ مشکلات دور ہو جائیں گی۔ مگر ایسے لوگوں کے لئے صرف حسرت باقی رہ جائے گی

مزید برآں انسپکٹران بیت المال کو اپنے اپنے حلقہ جات کی طرف بھجوایا جا رہا ہے۔ امید ہے عہدہ داران ان سے پورا تعاون فرمائیں گے

انسپکٹران کے حلقہ جات کی تقسیم حسب ذیل ہے:۔

(۱) سید محمد لطیف صاحب چیف انسپکٹر بیت المال

(۲) سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر حلقہ گجرات۔ جہلم

(۳) مولوی محمد سعید صاحب انسپکٹر حلقہ سیالکوٹ

(۴) چوہدری محمد طفیل صاحب انسپکٹر حلقہ سندھ۔ کوئٹہ بلوچستان

(۵) بابو فقیر اللہ صاحب۔ انسپکٹر حلقہ سرگودھا۔ گوجرانوالہ

(۶) ماسٹر غلام یٰسین صاحب انسپکٹر حلقہ ملتان۔ ڈیرہ غازی خاں۔ بہاولپور

(۷) سید اصغر حسین صاحب انسپکٹر حلقہ صوبہ سرحد۔

(۸) چوہدری فیض احمد صاحب انسپکٹر حلقہ شیخوپورہ۔ لائل پور

(ناظر بیت المال)

نائیجیریا مغربی افریقہ کے ایک اہم مقدمہ کا فیصلہ جماعت احمدیہ کے حق میں

الحاج فضل الرحمٰن صاحب حکیم مجاہد اسلام عنقریب واپس تشریف لا رہے ہیں

احباب یہ سن کر خوش ہوں گے۔ کہ لیگوس (نائیجیریا) میں جماعت احمدیہ اور مخالفین کے درمیان عرصہ سے جو اہم مقدمہ چل رہا تھا اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ہمارے حق میں ہو گیا ہے الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ اسے جماعت کے لئے مبارک کرے

یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ

الحاج فضل الرحمٰن صاحب حکیم مبلغ اسلام مغربی افریقہ پندرہ برس تک کامیابی کے ساتھ اعلائے کلمۃ الحق کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد واپس تشریف لا رہے ہیں۔ احباب آپ کے خیر و عافیت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں

ضروری اعلان

مشرقی پنجاب سے بہت سے دوستوں نے نام لکھوائے تھے۔ نام گو اس دفتر میں لکھوائے تھے۔ مگر چونکہ ان کا موجودہ پتہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ اس لئے ہم ان کو تحریر کے ذریعہ سے بلا نہیں سکتے۔ تاکہ ان کے مستقبل کے متعلق مشورہ کر سکیں۔ اس لئے تمام ایسے دوست جو پہلے مشرقی پنجاب میں تھے۔ اور ان کے کاروبار تباہ ہو گئے ہیں۔ یا اپنی خاص صنعتوں کو چھوڑ کر آئے ہوئے ہیں وہ مہربانی کر کے تفصیل سے اپنا پرانا پتہ اور نیا پتہ لکھیں کہ کسی کام میں لگے ہوئے ہیں یا نہیں۔ پہلے کیا کام کرتے تھے۔ اگر کام میں لگ گئے ہوں۔ تب بھی دفتر میں اطلاع دیں تاکہ اس دفتر کو معلوم رہے۔ کہ کون سے دوست کس جگہ۔ کس کام پر لگے ہیں۔ تاکہ زیادہ منظم طور پر کام کیا جا سکے۔

چونکہ مشرقی پنجاب سے کافی لوگ آ رہے ہیں۔ یا عنقریب آ جائیں گے۔ ان کو فوری کام پر لگانے کے لئے امراء جماعت ہائے احمدیہ اور دوسرے ذی اثر احباب کے نام خطوط لکھے جا رہے ہیں۔ ان احباب سے گذارش ہے کہ ایسے مصیبت زدہ لوگوں سے پورا پورا تعاون کریں۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکے ان کی امداد کریں۔ اور ایسے تاجر جو شیخوپورہ۔ لائل پور ملتان سیالکوٹ وغیرہ وغیرہ علاقوں میں احمدی تاجروں کو امداد پہنچا سکتے ہیں۔ وہ ہمارے دفتر کو فوری طور پر دستی خطوط کے ذریعہ یا آدمی بھیج کر اطلاع دیں کہ کتنے دوستوں کو ان کے علاقہ میں بھجوایا جائے۔ تاکہ وہ جلد ہی کام پر لگ جائیں۔ اور بجائے جماعت پر بوجھ ہونے کے وہ جماعت کی آمد کو بڑھانے کا موجب ہوں اس لئے امید ہے کہ جو احمدی دوست جس جگہ بھی پاکستان میں ہوں۔ اور تاجروں کو کھپانے کی ذرا بھی گنجائش محسوس کریں۔ وہ فوری طور پر دفتر کو اطلاع دیں گے یہ نہایت اہم فرض ہے

ناظم تجارت ۹۱/۴۸

ہستیٔ باری تعالیٰ

کانٹا ہے ہر ایک جگر میں اٹکا تیرا
پانا نہیں جس نے تجھے جانا ہے ضرور

ہستیٔ باری تعالیٰ کے متعلق خدا پرست علماء اور دہریوں کے مابین بحث و مباحثہ اور تبادلہ خیالات ہمیشہ اس رنگ میں ہوتا رہا ہے کہ خدا پرست علماء رب العزت کی موجودگی کے متعلق دلائل دیتے رہے۔ اور دہریئے کمیونسٹ یا دیو سماجی ان دلائل کو حیل و حجت کے ساتھ رد کرنے کی کوشش کرتے رہے مگر میرے خیال میں اس بحث کو ایک اور رنگ میں بھی چلایا جا سکتا ہے۔ جو ممکن ہے۔ کہ بعض سعید ارواح کے لئے مفید نتائج پیدا کرنے کا موجب ہو۔ وہ طریق یہ ہے کہ ہم دہریوں سے پوچھیں کہ خدا تعالیٰ کی موجودگی کا خیال دنیا میں پیدا کس طرح ہو گیا۔ جب کہ وہ ایک وراء الوریٰ ہستی ہے جو لامکان ہے اور پھر اس کے ساتھ بے شمار صفات کو بھی تسلیم کر لیا گیا۔ اور پھر یہ بھی یقین کر لیا گیا۔ کہ خداوند عالمین کی جملہ صفات دنیا کے ذرہ ذرہ پر وارد بھی ہو رہی ہیں۔ یہ تو فرض محال کے طور پر ہو سکتا ہے۔ کہ محض وہمی طور پر کسی بالا ہستی کو مان لیا جائے۔ لیکن یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اس وہم کے ساتھ اس قدر صفات حسنہ بھی خواہ مخواہ چسپ جائیں۔ آخر یہ عظیم الشان وہم کب اور کس طرح دنیا میں پیدا ہوا۔ کب ایسا وقت دنیا پر آیا جب کہ دنیا مجبور ہو گئی کہ وہ کسی بالا ہستی کو مان لے جس کا بقول آپ کے نہ اثر ہے نہ وجود۔ نہ شکل ہے نہ صورت۔ یہ کس قدر حیران کن بات ہے کہ کہ بغیر کسی معقول وجہ کے اور بغیر کسی یقینی علم کے یونہی خواہ مخواہ دنیا اس وہم کا شکار ہو گئی اور پھر اس وہم کے ساتھ توہمات کا ایک انبار اپنے سر پر اٹھا لیا۔ کہ ایک خدا ہے جس نے تمام کائنات کو پیدا کیا ہے اور موت و حیات کی تاریں اسی کے ہاتھ میں ہیں اسی کے حکم سے انسان سربلند ہوتا اور اسی کی ناراضگی سے انسان ذلیل و خوار ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ اور پھر اس سے بھی عجیب تر بات یہ کہ اس وہم کے لئے اور ایک دھوکا کے لئے لاکھوں قیمتی جانیں قربان ہوتی رہیں۔ آخر دنیا اس قدر پاگل کیوں ہو گئی کہ ایک وہم اور خیال کے لئے قیمتی سے قیمتی چیز قربان کر دی گئی کہ جس کا کوئی اتہ پتہ ہی نہیں کیا ایسے وہم کی کوئی مثال پیش کی جا سکتی ہے۔ کہ کسی وہمی عقیدہ کے لئے بڑی بڑی عظیم الشان ہستیاں قربان ہوئی ہوں۔ جو دنیا کا نچوڑ تھیں۔ کس قدر حیران کن بات ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے راست باز انسانوں نے اور بڑے بڑے اہل علم انسانوں نے اور بڑے بڑے سائنسدانوں نے اور حکماء نے بغیر کسی دلیل اور حجت کے اور بغیر کسی معجزہ یا نشان کے ایک وراء الوریٰ ہستی کو کس طرح یونہی تسلیم کر لیا۔ کیا انسانی فطرت جو اس قدر حریت پسند ہے۔ کہ بڑے سے بڑے نشان اور معجزہ سے بھی منہ پھیر لیا کرتی ہے اور دلائل قاطع و براہین ساطع میں سے بھی کوئی نہ کوئی فرار کا راستہ نکال لیا کرتی ہے۔ جس نے اپنے عقیدہ اور طبیعت کی خاطر خدا کے فرستادوں کو قتل کر دیا۔ کیا ایسی حریت پسند اور آزاد فطرت ہستی کے متعلق یہ وہم ہو سکتا ہے کہ وہ بغیر کسی زبردست برہان کے اور بغیر کسی یقینی علم کے یونہی وہمی طور پر کسی ملبد و بالا ہستی پر ایمان لے آئے گی بے شک خوش فہمیوں اور خوش اعتقادیوں نے دنیا میں بڑے بڑے گل کھلائے ہیں۔ مگر آخر کسی بنیاد پر ہی عمارت کھڑی کی جاتی ہے۔ تا نہ باشد چیزکے مردم نہ گویند چیزہا۔ پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہستیٔ باری تعالیٰ کا عقیدہ اور اس پر اس قدر پختہ ایمان محض وہم ہی وہم اور دھوکا ہی دھوکا ہو۔ اس قادر ذوالجلال کی جملہ صفات جو ہر آن دنیا پر وارد ہو رہی ہیں۔ اور ہر ذی روح جو ہر دم اس کی ربوبیت کے پرتو کے نیچے ہے اور ہر جاندار کسی مصیبت کے وقت اپنی گردن آسمان کی طرف اٹھاتا ہے اور وہ زبان حال یا زبان قال سے اس پرورش کنندہ کو پکارتا ہے۔ یہ محض وہم اور خیال ہے؟ اور اگر یہی خیال درست ہے تو ہمیں ماننا پڑے گا۔ کہ یہ سب کائنات وما فیہا سب وہم ہی وہم ہے۔ نہ کوئی زمین ہے نہ آسمان ہے اور اگر کہا جائے کہ یہ سب کچھ تو ہمیں نظر آ رہا ہے۔ اس کا انکار کیونکر ہو سکتا ہے۔ تو میں یہ کہتا ہوں۔ کہ زمین و آسمان کے نظارہ سے بہت بڑھ چڑھ کر ہمیں خداوند عالمین کی شان نظر آ رہی ہے اور تمام خدا کے فرستادوں کو وہ نور ازل نظر ہی نہیں آیا۔ بلکہ انہوں نے اس نور کو دنیا کے ذرہ ذرہ میں دیکھا۔ اور اس کی کلام پاک کو سنا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مضمون کو نظم کے رنگ میں بیان فرماتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا
اس بہارِ حسن کا دل میں ہمارے جوش ہے
مت کرو کچھ ذکر ہم سے ترک یا تاتار کا
ہے عجب جلوہ تیری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے تیرے دیدار کا
چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشا ہے تری چمکار کا
تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا
کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا
تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدۂ دشوار کا
خوبرویوں میں ملاحت ہے ترے اس حسن کی
ہر گل و گلشن میں ہے رنگ اس ترے گلزار کا
چشمِ مستِ ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا
ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اک تیغِ تیز
جس سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غمِ اغیار کا
تیرے ملنے کے لئے ہم مل گئے ہیں خاک میں
تا مگر درماں ہو کچھ اس ہجر کے آزار کا
ایک دم بھی کل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا
جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا
شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

(از محمد حسن بنی اسرائیل لاہور)

(بقیہ صفحہ ۳)

مشرقی پنجاب میں ۳ جون کے اعلان کے تھوڑے سے عرصہ بعد ہی یہ خطرناک کام شروع ہو گیا تھا۔ اور قسمت جالندھر کے بہت سے شہروں، دیہات اور قصبات میں اور امرتسر اور دیگر اضلاع میں جو ۳ جون والی تجویز کے مطابق مشرقی پنجاب میں آنے والے تھے مسلمانوں کے خلاف کارروائی شروع ہو گئی تھی مغربی پنجاب میں جو کچھ ہوا بہر حال مشرقی پنجاب کے بعد ہی ہوا تھا چونکہ گورداسپور کے متعلق ۱۵ اگست سے پہلے شبہ تھا۔ اس لئے وہاں ۱۵ اگست کے بعد بد امنی پھیلنی شروع ہوئی۔

ان واقعات کے پیش نظر فیض آباد کے ہندوؤں کو ہندوستان سے اس طرح نکال دینا چاہا۔ جس طرح مسلمان غیر مسلموں کو پاکستان سے نکال رہے ہیں غلط ہے شمال مغربی سرحدی صوبہ میں جو کچھ ہوا تھا وہ پاکستان بننے سے بہت پہلے کے واقعات ہیں۔ ان کا موجودہ واقعات سے کوئی تعلق نہیں۔

گاندھی جی نے یہ درست فرمایا کہ "اگر ہندوستان سے مسلمانوں کو اس خیال سے نکالا جائے کہ وہ ہندوؤں اور سکھوں کو پاکستان سے نکال رہے ہیں۔ کسی طرح مستحسن نہیں۔ کیونکہ دو برائیاں مل کر ایک نیکی نہیں بن سکتیں۔"

جو قیامت پنجاب پر آئی ہے وہ ایسی نہیں ہے کہ یہ فیصلہ کرنے میں اب وقت ضائع کیا جائے۔ کہ پہلے یہ کام کس نے شروع کیا۔ کس نے بعد میں شروع کیا۔ بہر حال اس وقت ہندوستان اور پاکستان کا فرض ہے کہ فوراً اس کو بند کر دیا جائے تاکہ دونوں حکومتیں ملک کے تعمیری کام میں جو نہایت اہم اور عظیم الشان کام ہے مصروف ہوں

ضرورت ہے

فوراً ایسے فوجیوں کی ضرورت ہے۔ جو فوج سے فارغ ہو چکے ہیں۔ عمر ۴۰ سے ۵۰ سال ہو تو اچھا ہے۔ ایسے سپاہی ہونے چاہئیں جنہوں نے لڑنے والے سپاہیوں کے طور پر کام کیا ہو۔ یا جمعدار صوبیدار یا لفٹنٹ یا کیپٹن کے طور پر کام کیا ہو ایسے اصحاب فوراً مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں مفت خدمت نہ لی جائے گی۔ بلکہ گذارہ ماہوار دیا جائے گا۔ سب امور خط و کتابت سے طے ہوں گے

ا۔م معرفت مینیجر الفضل

مس ممتاز شاہنواز کا بیان

مسلم خواتین سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھرتی ہونے کی اپیل

لاہور ۲۲ ستمبر۔ پنجاب وومینز مسلم لیگ کے نمائندوں کا ایک اجلاس گورنمنٹ ہاؤس میں زیر صدارت بیگم لیاقت علی خاں منعقد ہوا جس میں ایک کوارڈینیٹنگ کمیٹی قائم کی گئی جو غیر سرکاری مشاورتی کمیٹی کی حیثیت سے کام کریگی گورنر پنجاب کی بھتیجی مس میکوٹین کو اس کمیٹی کا صدر منتخب کیا گیا۔ امرتسر جالندھر اور لودھیانہ کے علاوہ مغربی پنجاب کے نمائندوں نے اس اجلاس میں شرکت کی۔ سب سے پہلے وہ رپورٹ پیش کی گئی۔ جو ریلیف کے کام سے متعلق تھی۔ بیگم لیاقت علی خاں اس رپورٹ سے بڑی متاثر ہوئیں اور انہوں نے اس امر کا اظہار کیا کہ مسلم خواتین نے جو بے لوث خدمات سرانجام دی ہیں وہ بہت ہی حوصلہ افزا ہیں اور یہ توقع بندھ گئی ہے کہ موجودہ مرحلہ سے مسلم قوم اور پاکستان کامران وکامیاب نکلیں گے

اجلاس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ہر ضلع میں وومینز مسلم لیگ کے زیر اہتمام وومینز ریلیف آرگنائزیشن قائم کی جائیگی جس کا نام پاکستان والنٹیرز سروس (وومینز سیکشن) ہوگا۔ اس آرگنائزیشن میں ریڈ کراس ڈبلیو وی ایس۔ وائی ڈبلیو سی اے اور گرلز گائیڈ کی ایک ایک نمائندہ ہوگی۔ ڈسٹرکٹ ریلیف کمیٹیوں کی یہ سرابجیں ہوں گی۔ اور ہر برانچ پناہ گزینوں کے مختلف مسائل کے حل میں حکام کا ہاتھ بٹائے گی۔

مس ممتاز شاہنواز جو پاکستان والنٹیرز سروس کی آرگنائزر ہیں۔ انہوں نے ایک بیان میں مسلم خواتین سے اپیل کی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے اس میں شریک ہوں۔

یو۔پی میں فسادات

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ یوپی میں ڈیڑھ دن کی صورت حالات کل لبعد دوپہر سے روبہ اصلاح ہے۔ مسوری میں چھرا گھونپنے کی ایک واردات ہوئی۔ میرٹھ میں ایک مسلم گاؤں پر حملہ کے سلسلہ میں گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔ ایک اور گاؤں پر بھی حملہ ہوا۔ پولیس کو گولی چلانا پڑی جس سے ایک شخص ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے متھرا سے نو اغوا شدہ عورتوں اور تین بچوں کو فوج نے ایک گاؤں سے برآمد کیا۔ بلند شہر میں موضع بل کھنہ میں لوٹ مار اور آتشزدگی کی کئی وارداتیں ہوئیں۔ پولیس نے ۴۲ افراد کو گرفتار کر لیا تعزیری جرمانہ بھی نافذ [illegible] گیا ہے

ایک فوجی ترجمان نے [illegible] کہ لودھیانہ کے جنوب مغرب میں تین میل کے فاصلہ پر جس [illegible] ریل گاڑی پر حملہ کیا گیا تھا۔ اس میں ۱۹ افراد ہلاک اور ۳۲ مجروح ہوئے۔ چالیس افراد عدم پتہ ہیں۔

ریل گاڑیوں میں ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ کے افسروں پر حملے

بیاس کے قریب پناہ گزینوں کی ریل گاڑی پر حملہ کی مکمل تفصیل

راولپنڈی ۲۲ ستمبر۔ پاکستانی فوج کے صدر مقام سے اعلان کیا گیا ہے کہ ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ کے افسروں اور ان کے کنبوں کو لے کر جو دو سپیشل ریل گاڑیاں آرہی تھیں ان پر ۱۹ اور ۲۰ ستمبر کی درمیانی رات کو مسلح سکھ جتھوں نے حملہ کر دیا۔ پہلی ریل گاڑی پر حملہ سرہند شریف کے قریب ہوا دوسری ٹرین پر بیاس کے پل کے قریب گولیاں چلائی گئیں۔ اس امر کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ ۲۰ ستمبر کو دو ریل گاڑیوں پر جن میں ہندو اور سکھ پناہ گزین تھے۔ حملہ کیا گیا۔ حملہ مغلپورہ اور ہربنس پورہ کے قریب کیا گیا۔ لاہور سے فوج بھیجی گئی۔ جس نے ان ریل گاڑیوں کی حفاظت کی اور موخرالذکر گاڑی کو واپس مغلپورہ لے آئی۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ ان حملوں میں کس قدر افراد ہلاک و مجروح ہوئے۔

مغربی پنجاب کی حکومت کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کل رات دہلی سے جو ریل گاڑی لاہور پہنچی۔ اس میں ۹ نعشیں اور متعدد زخمی تھے۔ اس ریل گاڑی پر لدھیانہ کے قریب حملہ کیا گیا۔ اس کے بعد دہلی سے مسلم پناہ گزینوں کو لے کر ایک اور ریل گاڑی لاہور پہنچی جس پر بیاس کے قریب سکھوں نے حملہ کیا تھا اس ریل گاڑی میں سے ۹۰ نعشیں ہربنس پورہ اتاری گئیں۔ اس ٹرین کے بعد ایک فوجی ریل گاڑی آئی جس میں ۸ نعشیں تھیں۔ جو بیاس سے لائی گئیں۔ ان المناک واقعات نے مسلمانوں میں ہیجان اور غم وغصہ کی لہر دوڑا دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مغلپورہ کے قریب ایک غیر مسلم پناہ گزینوں کی گاڑی پر حملہ کر دیا گیا۔

لاہور والٹن سکول کے قریب بھی ایک افسوسناک واقعہ رونما ہوا۔ غیر مسلم پناہ گزینوں کی ایک ٹرین جا رہی تھی کہ کسی پناہ گزین نے مسلمان پناہ گزینوں پر ایک فائر کیا۔ اس کے جواب میں مسلمانوں نے بھی فائر کیا۔ طرفین کا ایک ایک آدمی شدید زخمی ہوا۔

حکومت پاکستان تمام معاملہ کسی غیر جانبدار تنظیم کے سامنے پیش کرنے کو تیار ہے

کراچی ۲۲ ستمبر آج شام یہ سرکاری اعلان جاری ہوا ہے :۔

سر محمد ظفر اللہ خاں نے نیویارک میں جو بیان دیا۔ اس کے جواب میں ہندوستانی حکومت نے حکومت پاکستان کے خلاف الزامات عاید کر کے نہایت افسوسناک رویہ اختیار کیا ہے حکومت پاکستان ان الزامات کی تردید کرتی ہے۔ لیکن وہ مشرقی پنجاب اور ہندوستان کے دیگر حصوں کی بدامنی کے سلسلہ میں سکھوں اور ہندوستانی حکومت پر الزام تراشی کا معاملہ اخبارات میں موضوع بحث بنانا نہیں چاہتی۔ کیونکہ اس طرح موجودہ کشیدگی میں اضافہ ہوگا۔ اور حالات زیادہ خطرناک ہو جائیں گے۔ حکومت پاکستان اس امر کے لئے بخوشی تیار ہے۔ کہ مذکورہ بالا مسئلہ باقاعدہ تحقیقات کے لئے کسی غیر جانبدار ٹریبونل کے سامنے پیش کر دیا جائے اور اسے یقین ہے کہ اس ٹریبونل کا فیصلہ مسلمانوں کے حق میں ہوگا۔

سکھوں کا قافلہ امن وامان سے مشرقی پنجاب میں پہنچ گیا

لاہور ۲۲ ستمبر۔ پاکستان آرمی ہیڈ کوارٹرز راولپنڈی سے ایک پریس کمیونک جاری ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ مغربی پنجاب اور صوبہ سرحد میں ہر جگہ صورت حال علم طور پر بہتر ہو رہی ہے کمیونک میں بتایا گیا ہے کہ کراچی اور کوئٹہ میں کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ مغربی پنجاب سے غیر مسلموں کا تخلیہ جاری ہے۔ ہندو اور سکھوں کے بہت بڑے قافلے جو لائلپور اور ننکانہ صاحب سے آ رہے تھے۔ دس ہزار سے زیادہ چھکڑوں تین ہزار مویشیوں چھ سو سے زائد سائیکلوں اور پچاسی تانگوں کے ساتھ بلوکی ہیڈ کو عبور کر گئے۔ ان کی نقل وحرکت پرامن اور منظم طریقہ پر ہو رہی تھی۔ سڑک کے دونوں طرف دو دو میل تک کرفیو لگا دیا گیا تھا۔

لندن ۲۲ ستمبر۔ السٹری میں آرتھر رینک کا فلمی ادارہ ۔ ۔ ۔ ۔ مذہبی فلموں کے سلسلے غیر تجارتی اصولوں پر ایک فلم سٹوڈیو تیار کر رہا ہے۔ ستر ہزار پونڈ کی مالیت کا سامان صرف کیا جا چکا ہے۔ اس سٹوڈیو کو دنیا بھر کی ہر ایک مذہبی جماعت استعمال کر سکتی ہے۔

ٹرینوں میں کمی کی وجہ سے

حکومت ہند کی طرف سے ڈاک کی سروس پر پابندیاں

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ پناہ گزینوں کو لانے اور لے جانے کی خاطر مشرقی پنجاب میں دہلی اور لاہور اور ریلوے اینڈ سی آئی لائن پر دہلی اور ریواڑی کے درمیان مسافر گاڑیوں کے عارضی تعطل کی وجہ سے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ ڈاک کی سروس بھی محدود کر دی جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔

(۱) پارسلوں، بیمہ شدہ اشیاء وی۔ پی کی اشیاء منی آرڈر اور پیکٹ کی بکنگ مشرقی پنجاب سے اور تمام ہندوستان سے مشرقی پنجاب کے لئے فوراً بند کر دی گئی ہے

۲۔ دہلی اور امرتسر کے درمیان روزانہ ہوائی ڈاک کی آمد ورفت کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ یہ مندرجہ ذیل اوقات پر چلے گی۔

روانگی دہلی ۔ ۔ ۔ ۔ ساڑھے آٹھ بجے صبح
آمد امرتسر ۔ ۔ ۔ ۔ ساڑھے دس بجے
روانگی امرتسر ۔ ۔ ۔ ۔ ڈھائی بجے دوپہر
آمد دہلی ۔ ۔ ۔ ۔ ساڑھے چار بجے شام

تمام غیر رجسٹری ڈاک جس پر ہوائی ڈاک کے اضافی ٹکٹ لگے ہوں گے امرتسر اور گورداسپور کے اضلاع کے لئے اس ہوائی سروس کے ذریعہ پہنچائے جائیں گے۔

مشرقی پنجاب کے باقی حصوں میں غیر رجسٹرڈ کی چیزوں کی تقسیم کے لئے انتظامات یہ کئے جا رہے ہیں کہ دہلی اور امرتسر کے درمیان چلنے والی ایک ٹرین میں ڈاک بھیجی جا سکے ؛

نئی دہلی کے شمال میں نہایت خوفناک دھماکہ

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ نئی دہلی کے شمال میں پچھلے دنوں ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اس کے بعد تمام فضا دھوئیں کے بادلوں سے سیاہ ہو گئی۔ جہاں سے دھوئیں کے بادل اٹھ رہے تھے۔ اس کا پتہ لگنے کے بعد معلوم ہوا کہ ایک جگہ جہاں مٹی کے تیل کے کنستر اور تارکول کے پیپے پڑے ہوئے تھے۔ وہاں کسی نامعلوم [illegible] دھماکہ ہو گیا جن لوگوں نے یہ واقعہ دیکھا۔ ان کا کہنا ہے کہ تیل کے کنستر اور تارکول کے پیپے اس طرح فضا میں اڑ گئے جیسے پٹاخے ہوں۔ آگ بجھانے والے دو انجن اور دو فوجی انجن دو گھنٹوں تک آگ پر قابو پانے میں مصروف رہے اور نہایت محنت کے بعد انہوں نے آگ پر قابو پا لیا۔

آگ کے شعلے ایک گھنٹہ تک جاری رہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ دھماکہ کی وجہ کیا تھی۔

ہندوستانی حکومت کے فوجی مبصر

کے بیان کی تردید

لاہور ۲۲ ستمبر۔ مغربی پنجاب کے ڈائرکٹر پبلک ریلیشنز نے آج ایک مفصل بیان میں پاکستان کے خلاف ہندوستانی حکومت کے "فوجی ترجمان" کے بیان کی سختی کے ساتھ تردید کی ہے اور اس امر پر سخت اظہار افسوس کیا ہے کہ ایسی غلط بیانیوں کے ذریعہ اس سمجھوتہ کی صریح خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ جو دونوں آبادیات اور مغربی و مشرقی پنجاب کی حکومتوں کے درمیان ہوا تھا۔

پونا ۲۲ ستمبر۔ بمبئی اسمبلی کے اجلاس میں سپیکر نے اعلان کیا کہ مسٹر چندریگر کے استعفا سے جو جگہ خالی ہوئی ہے اس کے لئے مسٹر لے فال لیڈر حزب مخالف کی طرف سے کاغذات نامزدگی داخل کئے گئے ہیں چونکہ ان کے مقابلہ پر کوئی نہیں تھا۔ اس لئے آپ بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔

انگریز عورتوں اور مردوں اور بچوں

کو ہندوستان سے نکالنے کا مطالبہ

لندن ۲۳ ستمبر۔ رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ وہ لوگ جو ہندوستان اور پاکستان کو انتقال اختیارات کے وقت سرکاری حلقوں کے بہت ہی قریب تھے۔ انہوں نے اخبارات میں خاص مراسلے شائع کئے ہیں جن میں اس امر کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ تمام انگریز عورتوں، مردوں اور بچوں کو فوراً ہندوستان سے نکال لیا جائے۔" ابزرور میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں حکومت برطانیہ پر زور دیا گیا ہے کہ وہ انگریز عورتوں اور مردوں اور بچوں کا ہندوستان جانا بند کر دے اور اس وقت تک کوئی انگریز ہندوستان نہ جائے جب تک حالات سدھر نہیں جاتے۔ اس کے علاوہ بحری بیڑے کے جہاز ہندوستان بھیجے جائیں۔ جو وہاں سے برطانوی بچوں، عورتوں اور مردوں کو فوراً نکالیں۔

اگر موجودہ حالات جاری رہے، تو ہندوستان کی آزادی

سوشلسٹ لیڈر کی اپیل امن

نئی دہلی ۲۳ ستمبر۔ مشہور سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے ایک بیان میں ہر شریف شہری اور فوجی سے اپیل کی ہے کہ وہ بدامنی کو روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے۔ آپ فرماتے ہیں کہ دہلی سے مسلمانوں کو نکلنے پر مجبور کرنا، ہو سکتا ہے کہ ساڑھے چار کروڑ مسلمانوں کو ہندوستان سے نکالنے کا پیش خیمہ ہو۔ اگر ایسا ہوا تو ہندوستان غیر ملکی غلامی میں چلا جائیگا اور لوگ قحط سے ہلاک ہو جائیں گے ہندوستان کے لوگوں کو یہ حلف اٹھانا چاہیئے کہ وہ پاکستان کے خلاف اپنی تمام کوششیں جمع کرنے کی بجائے مسلمانوں کا تحفظ کریں گے۔ پاکستان اور ہندوستان کے ہندو اور مسلمان دو ریاستوں کے علیحدہ علیحدہ باشندے ہیں۔ آپ نے دہلی کے ہندوؤں سے خاص طور پر اپیل کی کہ وہ امن قائم کریں۔

انتقامی کارروائی کو ختم کرنے کیلئے مؤثر کارروائی کی ضرورت

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ سابق صدر کانگرس اور ہندوستان کے موجودہ وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک بیان میں یہ اپیل کی ہے کہ ایک سورضا کار مغربی پنجاب۔ سندھ اور صوبہ سرحد میں امن کے مشن پر آئیں۔ اسی طرح ایک سو رضا کار مشرقی پنجاب اور یو۔پی کے مغربی اضلاع کا دورہ کریں۔ مولانا آزاد نے کہا ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ فسادات سے جذبات میں جو تلخی پیدا ہو چکی ہے۔ اسے قابو میں لانے کے لئے مناسب اقدامات پر غور و خوض کیا جائے۔ اس امر میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ حالیہ سانحات کا ذمہ دار ایک طرفہ پراپیگنڈا ہے مغربی پنجاب اور صوبہ سرحد کے واقعات کے سلسلہ میں جو پراپیگنڈا ہو رہا ہے۔ اس کی داستانیں ایک عام ہندو اور سکھ کو مشتعل کر رہی ہیں اور وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ان کے ہم مذہب مشرقی پنجاب اور دہلی میں کیا کچھ کر رہے ہیں۔ بعینہ یہی حال دہلی اور مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے ظلم و ستم کے ردعمل کا ہے

امریکہ اور برطانیہ کو عرب ریاستوں کا شدید انتباہ

بغداد ۲۳ ستمبر۔ حکومت عراق نے برطانوی اور امریکی سفیر کو ایک نوٹ ارسال کیا ہے جس میں انتباہ کیا ہے کہ اگر اتحادی اقوام نے فلسطین کی تقسیم پر زور دیا۔ تو حکومت عراق اور دوسری عرب ریاستیں فلسطین کی آزادی کے لئے صف آرا ہو جائیں گی۔ اور آخری دم تک لڑیں گی۔ معلوم ہوا ہے کہ تمام عرب ریاستوں کی طرف سے برطانیہ اور امریکہ کو اس قسم کے نوٹ ارسال کئے گئے ہیں۔

لکھنؤ ۲۳ ستمبر۔ یو۔پی میں اس وقت کوئی ۸ ہزار مسلم پناہ گزین موجود ہیں۔ جن میں سے پچاس ہزار کے قریب مشرقی پنجاب سے آئے ہیں۔ باقی پناہ گزین پڑوسی ریاستوں سے آئے ہیں۔ حکومت یو۔پی ان کے تخلیہ کے انتظامات کر رہی ہے پرسوں ایک گاڑی پاکستان روانہ ہوگئی جس میں پانچ ہزار مسلمان پناہ گزین تھے ان میں وہ پاکستانی افسر بھی ہیں جنھوں نے اپنی خدمات حکومت پاکستان کے حوالہ کی ہیں

رواداری کے جذبے کی ضرورت گاندھی جی کی تقریر

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ گاندھی جی نے آج اپنی پرارتھنا کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میں حیران ہوں کہ رواداری کا جذبہ کہاں غائب ہو گیا؟ صدیوں کے ہندو مسلم اتحاد کے ذریعے سے جو تہذیب قائم ہوئی تھی۔ آج وہ ناپید ہو رہی ہے اور لوگ اپنی سیاسی آزادی سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ گاندھی جی نے اپیل کی کہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ رواداری کا سلوک کرنا چاہیئے۔

اتحادی اقوام کے نمائندوں کو بلانے کی تجویز

لاہور ۲۲ ستمبر۔ پاکستان گورنمنٹ سے قریبی تعلق رکھنے والے ایک ذمہ دار لیڈر نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے نمائندے مشترکہ طور پر اتحادی اقوام کی تنظیم سے درخواست کریں کہ وہ دونوں ملکوں کی فرقہ وارانہ صورت حالات کا جائزہ لینے کے لئے اپنے غیر جانبدار نمائندے بھیجے۔ امید کی جاتی ہے کہ ان نمائندوں کو کسی حکومت کے کام میں مداخلت کرنے کی ضرورت نہ پڑیگی۔ کیونکہ دونوں حکومتوں کے حکام خود بخود ہی ہوشیار ہو جائیں گے اور دنیا میں اپنی رسوائی اور بدنامی کے خوف سے خود ہی اپنی اصلاح کر لیں گے

تبادلۂ آبادی کی موجودہ رو کو روکنے کی ضرورت

مسٹر غضنفر علی خاں وزیر خوراک پاکستان کی تقریر

کراچی ۲۲ ستمبر۔ پاکستان کے وزیر خوراک راجہ غضنفر علی خاں نے ایک بیان دیتے ہوئے یہ تجویز پیش کی ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کو اپنے علاقوں کے باشندوں کو وہیں بسانے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ صرف اسی طریق سے موجودہ الجھن کو دور کیا جا سکتا ہے

آپ نے کہا گاندھی جی کھلے الفاظ میں تبادلہ آبادی کی تجویز کی مذمت کر چکے ہیں۔ اسی طرح دونوں حکومتوں کے وزرائے اعظم بھی یقین دلا چکے ہیں کہ وہ آبادی کا تبادلہ نہیں چاہتے اس صورت میں موجودہ بدامنی کو دور کرنے کی خواہش رکھنے والے تمام لوگوں کو سنجیدگی کے ساتھ اس سوال پر غور کرنا چاہیئے کہ تبادلہ آبادی کو کیسے روکا جا سکتا ہے۔ تبادلہ آبادی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ پاکستان کے غیر مسلم ہندوستان میں اور ہندوستان کے مسلمان پاکستان میں اپنے آپ کو محفوظ خیال کرتے ہیں۔ تبادلہ کے موجودہ رجحان کو روکنے کے لئے ضروری ہے کہ ہندوستان کے بے خانماں مسلمانوں کو ہندوستان ہی میں ان کے گھروں میں اور پاکستان کے غیر مسلموں کو پاکستان میں ہی بسانے کا انتظام کیا جائے۔ اس غرض کے لئے خاص خاص علاقوں سے کام کی ابتدا کی جا سکتی ہے راجہ غضنفر علی خاں نے کانگرس اور مسلم لیگ دونوں سے اپیل کی کہ وہ سچے دل سے تبادلہ آبادی کی رو کو روکنے کی کوشش کریں۔ حالات اتنے خطرناک ہیں کہ انہیں روکنے کی غرض سے عملی تدابیر اختیار کرنے میں قطعاً تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔ اگر موجودہ حالات قائم رہے تو ہندوستان اور پاکستان دونوں کے سیاسی اور اقتصادی نظام کو زبردست دھکا لگے گا۔

حکومت سندھ کا نیا آرڈیننس

کراچی ۲۳ ستمبر۔ حکومت سندھ نے لوگوں کی حفاظت اور سلامتی کے لئے ایک نیا آرڈی نینس جاری کیا ہے اس کی رو سے چھرا مارنے والے شخص کو عمر قید یا موت کی سزا دی جا سکتی ہے۔ ان بستیوں اور دیہات نے بدامنی پھیلانے میں حصہ لیا ہے ان پر اجتماعی جرمانے کئے جائیں گے۔

جودھ پور میں مسلمان پناہ گزین

کراچی ۲۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جودھ پور کے علاقہ میں اس وقت ہزاروں مسلمان پناہ گزین جمع ہیں۔ حکومت پاکستان نے حکومت ہند پر زور دیا ہے کہ وہ ان مسلمانوں کو پاکستان میں محفوظ طریق سے پہنچانے کا انتظام کرے۔

گورنر مغربی پنجاب قصور میں

لاہور ۲۲ ستمبر۔ گورنر مغربی پنجاب اپنی دونوں صاحبزادیوں کی معیت میں قصور گئے اور انہوں نے پناہ گزینوں کے کیمپوں کا معائنہ کیا۔